ALLAJNATULILMIA

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

موسم گرما کے آداب اور مسائل

منبر اللجنۃ العلمیۃ
02

بتاریخ: 12 اپریل 2019

بمطابق: 06 شعبان 1441 ھجری

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اہتمام

التبیان انٹرنیشنل

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

موسم گرما کے آداب اور مسائل

خطبہ کے اہم عناصر

☆ گرمیاں کیوں آتی ہیں؟ ☆ موسم گرما کے امتیازی مسائل

☆ دنیا کی گرمی ساتھ آخرت کی گرمی کی فکر

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ(التوبہ:81)

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے انسان پر جو بہت ساری نعمتیں نازل فرمائیں ہیں انہیں نعمتوں میں ایک نعمت موسموں کا بدل بدل کر آنا بھی ہے۔ کبھی موسم سرما، کبھی موسم بہار، کبھی موسم خزاں تو کبھی موسم گرما۔ موسم بدلنے کی وجہ سے ہمارے احوال، معاملات اور مسائل میں بھی کچھ نہ کچھ تبدیلی رونما ہوتی ہے تو اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں موسم گرما کے بعض امتیازی مسائل پر گفتگو کریں تاکہ ہمیں ان مسائل کا علم ہو اور ان کے مطابق اپنے شب و روز بسر کر سکیں۔

گرمی کیوں آتی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ اے میرے رب! میرے ہی بعض حصے نے بعض کو کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی، ایک سانس سردی اور ایک گرمی۔ تم انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جو ان موسموں میں دیکھتے ہو، اس کا سبب یہی ہے۔

صحیح البخاری:3260

موسم گرما کے امتیازی مسائل

پہلا مسئلہ: موسم گرما کا لباس:

موسم کے تبدیل ہوتے ہی لباس بھی تبدیل کیا جاتا ہے، لباس بنواتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہر وہ لباس جو قابل ستر اعضاء کو مکمل ڈھانپنے والا ہو، صرف وہی پہننا چاہیے اسی طرح وہ لباس جو اس قدر باریک اور تنگ ہو کہ اس سے انسان کے قابل ستر اعضاء واضح ہونا شروع ہو جائیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ خواتین کو اس حوالے سے زیادہ احتیاط کی

ضرورت ہے کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

دو قسم کے جہنمی لوگوں کو میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک قسم ان لوگوں کی کہ جو بیلوں کی دموں کی مانند کوڑوں سے لوگوں کو سزائیں دیں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی جبکہ جنت کی خوشبو تو بہت زیادہ مسافت سے پائی جائے گی۔

صحیح مسلم:2128

○اسی طرح رات کو سوتے وقت جو لباس پہنا جاتا ہے وہ بھی ساتر ہو جانا چاہیے، عام طور پر دیکھنے کو ملتا ہے کہ گھر میں موجود مرد حضرات سوتے وقت ایسا لباس پہن لیتے ہیں جس سے قابل ستر اعضاء واضح ہو جاتے ہیں جبکہ گھر میں ماں، بہنیں اور بیٹیاں وغیرہ بھی موجود ہوتی ہیں۔ اسی طرح دیہاتوں میں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بعض لوگ گلیوں میں سوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر رات کو چادر باندھ کر سوتے ہیں جس میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ انسان نیند کی حالت میں حالت ہوش میں نہیں ہوتا اس لیے ایسا لباس ہی زیب تن کیا جائے جس کا انسان کا وقار مجروح نہ ہو۔

○موسم گرما میں شدت گرمی اور لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بہت سارے لوگ مختصر لباس مثلاً: بنیان اور شلوار وغیرہ پہن رکھتے ہیں۔ نماز کے وقت ایسے ہی نماز پڑھنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے ہی نماز پڑھنے جانا صحیح ہے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف:31)

اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو۔

اس آیت مبارکہ میں زینت سے مراد ایسا لباس ہے جس سے نمازی کے کسی بھی رکن میں ستر ظاہر ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد کا ستر گھٹنوں سے ناف تک کا حصہ ہے۔

○اسی طرح اگر کندھوں پر کپڑا نہ ہو تو نماز پڑھنا منع ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں ایسی صورت میں نماز ادا نہ کرے کہ اگر اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو۔

صحیح البخاری:359

اگر بازو والی بنیان پہن لی جائے تو وہ کفایت کر جائے گی۔

○موسم گرما میں بعض مساجد میں کچھ اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ سخت گرمی کی بدولت

مسجد کے صحن کا فرش گرم ہوجاتا ہے اس میں پانی کا چھڑکاؤ کئے بغیر ہی نماز ادا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو دوران سجدہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب ایسی صورتحال ہو تو سجدہ کی جگہ پر کوئی کپڑا یا رومال وغیرہ رکھ لینا چاہیے۔ چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو گرمی کی شدت کی وجہ سے سجدے کی جگہ کوئی کپڑا بچھا لیتے۔

صحیح البخاری

دوسرا مسئلہ: موسم گرما میں پسینے کی بدبو:

جسم کو حرارت ملنے پر پسینہ آنا فطرتی عمل ہے۔ بسا اوقات یہ پسینہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں غسل کر کے مسجد میں جانا چاہیے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالعَوَالِيِّ، فَيَأْتُونَ فِي الغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الغُبَارُ وَالعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ العَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا

لوگ نماز جمعہ پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے، گرد میں آتے ہوئے پسینہ میں شرابور ہوجاتے۔ اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا نہیں تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کر لیا کرتے تو بہتر ہوتا۔

صحیح البخاری:902

اس روایت سے معلوم ہوا جب پسینہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث بنے تو غسل کر لینا چاہیے، کیونکہ اس سے صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

(فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)

جس چیز سے بنی آدم تکلیف محسوس کرتا ہے، وہ چیز فرشتوں کے لئے بھی باعث تکلیف ہوتی ہے۔

صحیح مسلم:564

لہٰذا ضروری ہے کہ لوگوں اور فرشتوں کی فکر کرتے ہوئے غسل کر کے خوشبو استعمال کی جائے تاکہ ہماری وجہ سے لوگ تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔

تیسرا مسئلہ: موسم گرما اور نماز فجر میں سستی:

راتوں کو لیٹ سونا ہمارے شہریوں کی عادت بن چکی ہے۔ موسم گرما میں تو ویسے ہی راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے نمازیوں کی کثیر تعداد نماز فجر میں غیر حاضر ہوتی ہیں حالانکہ نماز فجر میں سستی کرنے والے کے بارے میں رسول اللہ کا فرمان بہت سخت ہے، چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى المُنَافِقِينَ مِنَ الفَجْرِ وَالعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

منافق لوگوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر یہ جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی پہنچتے۔

صحیح البخاری:657

اسی طرح جو اس نماز کی پر محافظت اختیار کرتا اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی، چنانچہ سیدنا جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ

جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں داخل ہو گیا۔

صحیح مسلم:657

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَشِّرِ المَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى المَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ القِيَامَةِ

اندھیرے (یعنی عشاء اور فجر) میں چل کر مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور (بھرپور روشنی) کی بشارت دے دو

صحیح۔سنن الترمذی:223

چوتھا مسئلہ: سائے دار جگہ کی حفاظت کرنا:

موسم سرما میں سائے دار جگہیں بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ ان جگہوں میں بیٹھ کر گرمی کی تپش سے اپنے آپ کو بچایا جاتا ہے۔ بہت سارے لوگ سایہ دار درخت کے نیچے بول و براز کر دیتے ہیں یا کوڑا وغیرہ پھینک دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں بیٹھنا ناممکن ہو جاتا ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ

تین ایسی چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں: مسافروں کے وارد ہونے کی جگہوں پر، سایہ دار درختوں کے نیچے اور عام راستوں پر قضائے حاجت کرنے سے

حسن۔سنن ابن ماجه:328

پانچواں مسئلہ: مچھر مار ادویات کا استعمال:

موسم گرما میں مچھر بہت زیادہ ہوتے، خاص طور پر وہ علاقے جن کے پاس سے کوئی گندگی کا نالہ وغیرہ بہتا ہو۔ جب مچھر زیادہ تنگ کرنے لگیں تو ان کے سد باب کے لیے کچھ تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ مچھروں کو مارنے کے لیے کوئی بھی تدبیر اختیار کی جائے صحیح ہے مگر دو باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے:

① عام طور پر ہم رات کو سوتے وقت بلب کے اوپر ایک ٹکیہ سی رکھتے یا ایک جلیبی سی لگاتے ہیں جس میں ہلکی سی مقدار آگ کی بھی ہوتی ہے، اس سے کچھ دھواں بھی نکلتا ہے جس سے مچھر مر جاتے ہیں۔ لیکن بہت سارے لوگ ساری ساری رات اسے لگا ہی رہنے دیتے ہیں، مگر شریعت اسلامیہ نے رات کو کمرے میں آگ جلا کر سونے سے منع کیا ہے، چنانچہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ

یقیناً یہ آگ تمہاری دشمن ہے، سو جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دو۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:3770

② دوسری بات یہ ہے کہ ان کیڑے مکوڑوں کو آگ کے عذاب سے نہیں جلانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آگ کے عذاب سے منع فرمایا ہے، چنانچہ عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَرَّقَ قَوْمًا، فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ

یقیناً علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو جلایا تو اس بات کا علم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے عذاب دینے کی طرح عذاب نہ دو۔

صحیح البخاری:3317

چھٹا مسئلہ: ٹھنڈا پانی اور مشروبات:

انسان پر اللہ مالک کی بہت ساری نعمتیں ہیں جن کا ہم شمار بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی انہیں نعمتوں میں ٹھنڈا پانی بھی ہے۔ موسم گرما میں ٹھنڈے پانی کی قدر و قیمت ہم میں سے کسی سے مخفی نہیں کہ بسا اوقات ہمارے لیے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس ہی سارا کچھ ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ پر ایک ایسا وقت آیا جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ خلاف معمول ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ جب آپ ﷺ نہ کسی سے ملاقات کرتے تھے اور نہ ہی گھر سے نکلتے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے، آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابو بکر تم کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اس لیے نکلا ہوں تاکہ آپ کی زیارت کروں اور آپ کے چہرہ انور کو دیکھوں اور آپ پر سلام پیش کروں۔ کچھ ہی وقفے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: عمر تم کیسے آئے؟ اس پر انہوں نے بھوک کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھوک لگی ہے۔ پھر سب مل کر ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ انصاری کے گھر پہنچے ان کے پاس بہت زیادہ کھجور کے درخت اور بکریاں تھیں مگر ان کا کوئی خادم نہیں تھا، ان لوگوں نے ابوالہیثم کو ان کے گھر پر نہیں پایا تو ان کی بیوی سے پوچھا: تمہارے شوہر کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اسی دوران ابوالہیثم ایک بھری ہوئی مشک لیے آن پہنچے، انہوں نے مشک کو رکھا اور رسول اللہ ﷺ سے لپٹ گئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر سب کو وہ اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے لیے ایک بستر بچھایا پھر کھجور کے ایک درخت کے پاس گئے اور وہاں سے کھجور کا ایک گچھا لے آئے اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے اس سے تازہ کھجوروں کو چن کر کیوں نہ لے آئے؟ عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے چاہا کہ آپ خود ان میں چن لیں۔ بہر حال آپ ﷺ نے کھجوریں کھائیں اور ان کے لائے ہوئے پانی سے پانی پیا اور فرمایا:

هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ظِلٌّ بَارِدٌ، وَرُطَبٌ طَيِّبٌ، وَمَاءٌ بَارِدٌ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا اور وہ نعمتیں یہ ہیں: ٹھنڈا سایہ، پکی ہوئی عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔

صحیح۔سنن الترمذی:2369

ساتواں مسئلہ: موسم گرما میں زیادہ نہانا:

موسم گرما میں جب گرمی زیادہ ستاتی ہے تو بہت سارے لوگ نہروں، تالابوں اور سوئمنگ پول وغیرہ کا رُخ کرتے ہیں اور ان میں نہا کر گرمی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری نظر میں ان جگہوں پر نہانے میں کوئی حرج نہیں لیکن چند ایک باتوں کا خیال کرنا چاہیے:

① ایسی جگہوں پر مرد وزن کا اختلاط نہ ہو۔

② ایسا لباس پہنا جائے جس سے جسم کے قابل ستر اعضاء ظاہر نہ ہوں۔

③ بہت سارے سوئمنگ پولز میں گانے وغیرہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے، وہ بھی نہ ہو۔

④ چونکہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اسے فضول میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

آٹھواں مسئلہ: موسم گرما میں جانوروں سے حسن سلوک:

گرمی کا اثر صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانور بھی محسوس کرتے ہیں انہیں میں سے ایک چیز سخت پیاس کا محسوس کرنا ہے۔ بعض اوقات پانی نہ ملنے پر پیاس کی وجہ سے جانور مر بھی جاتے ہیں۔ پاکستان کے ریگستان کے علاقوں میں جانوروں کی ایسی اموات بکثرت ہوتی ہیں۔ انسانوں کو چاہیے کہ اپنی بھوک اور پیاس پر قیاس کرتے ہوئے خصوصاً موسم گرما میں جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا برتاؤ کریں۔ اس حوالے سے بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا واقعہ بہت معروف ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ، قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا

ایک فاحشہ عورت نے سخت گرمی کے دن میں ایک کتا دیکھا جو ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پیاس کی وجہ سے ان نے زبان باہر نکالی ہوئی تھی۔ اس عورت نے اس کی خاطر اپنا موزہ اتارا (اور اس کے ذریعے پانی نکال کر اس کتے کو پلایا) تو اس کو بخش دیا گیا۔

صحیح مسلم:2245

اس کے برعکس ایک وہ عورت بھی ہے جسے صرف ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیا گیا چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، لَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

ایک بلی کی وجہ سے ایک عورت کو عذاب دیا گیا، نہ وہ اسے کھانا کھلاتی تھی، نہ اسے پانی پلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑ دیتی

تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔

صحیح مسلم:2243

مذکورہ احادیث کی روشنی میں ہمیں جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اگر گھر میں جانور رکھے ہوئے ہیں تو ان کا خیال کرنا چاہیے، خصوصا موسم گرما میں ان کو پانی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے۔

نوواں مسئلہ: موسم گرما اور مزدور طبقہ:

موسم گرما میں تپتی دھوپ کے سائبان تلے مزدوری کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ یہ لوگ سخت گرمی میں اپنا خون جلا کر اور پسینہ بہا کر روزی کماتے ہیں جو واقعی خون پسینے کی کمائی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ہی افراد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی اجرت ادا کر دو۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:2443

تحیر ہے ایسے لوگوں پر جو شرعی مسائل جانتے ہوئے بھی اپنے ماتحت افراد کو جلدی اجرت نہیں دیتے۔

دسواں مسئلہ: پھوڑے اور پھنسیوں پر مسح:

بسا اوقات موسم گرما میں شدت گرمی کی وجہ سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض پھوڑے اور پھنسیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں پانی سے بچانا بہت ضروری ہوتا وگرنہ زخم کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت اسلامیہ نے ہمیں اسے دھونے میں رخصت دی ہے۔ اسی سے ایک ملتا جلتا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں پیش آیا، چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ فَقَالُوا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ :قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ

ہم ایک سفر پر نکلے تو ایک صحابی کے سر پر پتھر لگنے کی وجہ سے زخم ہو گیا، پھر اسے (رات کو) احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لیے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم تیرے لیے تیمم کی رخصت نہیں پاتے تو پانی پر قدرت رکھنے والا ہے (غسل ہی کر) تو اس نے غسل کیا اور فوت ہو گیا۔ سو جب ہم مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس پلٹے تو آپ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ

سنن ابی داود:336

ان لوگوں نے اسے مار ڈالا، اللہ ان کو مارے، جب انہیں مسئلہ معلوم نہیں تھا تو انہوں نے کیوں نہیں پوچھ لیا؟ نہ جاننے کا

علاج پوچھنا ہی ہے، اسے بس اتنا کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا۔

اس روایت کی آخری الفاظ میں اگرچہ کلام ہے مگر بات صحیح ہے کہ ایسی زخم والی جگہ پر مسح کر لینا چاہیے۔

دسواں مسئلہ: موسم گرما میں چھت پر سونا:

موسم گرما میں لوگوں کی اکثریت گھروں کی چھتوں پر سوتی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر رات کو بجلی نہ بھی ہو تو موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے آدمی آرام سے سو سکتا ہے۔ چھت پر سونے کے حوالے سے چند ایک باتیں یاد رکھیں:

① پہلی بات تو یہ ہے کہ حدیث میں ایسی چھت پر سونے سے منع کیا گیا ہے جس کے چاروں طرف دیوار وغیرہ نہ ہو۔ اس ممانعت کی وجہ آدمی کو اس حادثے سے محفوظ رکھنا ہے جس میں اس کی موت بھی واقع ہونے کا خدشہ ہے۔ یعنی کوئی شخص نیند میں ہی اٹھ کر چلنا شروع کر دے تو دیوار نہ ہونے کی وجہ سے وہ نیچے گر جائے گا۔ نیچے گرنے کی وجہ سے چوٹ لگنے کے ساتھ ساتھ یہ خطرہ بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ وہ اس کیفیت سے گرے کہ گرتے ہی اس کی موت واقع ہو جائے۔

② دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ چھت پر چڑھ کر دوسرے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا شروع کر دیتے ہیں، یہ دیکھنے کے لیے کہ کون کیا کر رہا ہے اور کون کیسے سویا ہوا ہے، یہ ایک بری عادت ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی جرم بھی ہے جس گھر میں یہ جھانک رہا ہے اس گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان سے قصاص یا دیت نہیں لی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ)

اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکتا ہے، تو ان کے لیے اس کی آنکھ پھوڑنا حلال ہو جائے گا (یعنی کہ آنکھ پھوڑنے والے کے لیے نہ تو دیت ہے اور نہ ہی قصاص)۔

صحیح مسلم:2158، سنن النسائی:4864

گیارہواں مسئلہ: موسم گرما میں لائٹ جانے پر واپڈا اہلکاروں کو گالی دینا:

موسم گرما میں لائٹ کا جانا ایک عام مسئلہ ہے۔ ہمارے اکثر علاقوں میں بجلی کے آنے یا جانے کا کوئی بھی وقت متعین نہیں ہوتا۔ کوئی مرتب شیڈول نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر جب انسان نے کسی دعوت میں شامل ہونا ہو تو کپڑے استری کرنے کے دوران ہی لائٹ کا چلے جانا اور اسی طرح سخت گرمی میں نہانے کے لیے ٹینکی میں پانی کا نہ ہو اور خاص طور پر جب بجلی صبح سے غائب ہو، اس وقت جو انسان کو غصہ آتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ایسی صورت حال میں واپڈا اہلکاروں کی گویا شامت آ جاتی ہے، ہر کوئی واپڈا والوں کو گالیاں دے رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی دیگر ملازمین کی طرح ملازم ہوتے ہیں۔ بہر حال لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کوئی اور حل نکال لینا چاہیے مگر انہیں بھائیوں کو گالی نہیں نکالنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے اس حوالے سے فرامین بہت سخت ہیں، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتال کرنا کفر ہے۔

صحیح البخاری:6044

اسی طرح گالی دینے والے میں نفاق کی ایک علامت پائی جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعُ خِلاَلٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا :مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ،وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ،وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ،وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ،وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا

چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے۔ وہ شخص جو بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب معاہدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب کسی سے لڑے تو گالی گلوچ کرے۔ اور اگر کسی شخص میں ان چاروں عادتوں میں سے ایک ہی عادت ہے تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔

صحیح البخاری:3871

بارہواں مسئلہ: موسم گرما اور جہاد:

صرف اس وجہ سے جہاد پر جانے سے انکار نہیں کرنا چاہیے کہ گرمی بہت زیادہ ہے۔ غزوہ تبوک میں جن منافقین نے گرمی کا بہانہ بنا کر جہانے سے جانے کا انکار کیا ان کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں تذکرہ فرمایا:

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ(التوبہ:81)

وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ اللہ کے رسول کے پیچھے اپنے رہنے پر خوش ہو گئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں اور انہوں نے کہا کہ گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دیجئے! جہنم کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے۔ کاش! وہ سمجھتے ہوتے۔

تیرھواں مسئلہ: گندم کی کٹائی اور عشر:

موسم گرما میں کسان گندم کی کٹائی کرتے ہیں، اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق نکالنا چاہیے جیسا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (سورة الانعام:141)

اور کھیتی کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

اس کی ترتیب بھی احادیث رسول سے ملتی ہے کہ جس فصل کو بارش یا نہر وغیرہ کے ذریعے سیراب کیا جائے اس سے بیسواں حصہ اور جسے مشقت کے ساتھ (ٹیوب ویل وغیرہ کے) سیراب کیا جائے اس سے دسواں حصہ اللہ کی راہ میں دینا ہوگا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُيُونُ أَو كَانَ عَثَرِيًّا العُشرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضحِ نِصفُ العُشرِ

''اس زمین کی پیداوار میں عشر ہے۔ جسے بارش سے یا چشموں سے یا بارش کے جمع شدہ پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جنہیں کنویں وغیرہ سے پانی کھینچ کر سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے''۔

صحیح بخاری:۱۴۸۳

یاد رہے! اگر نہروں کے پانی کا آبیانہ ادا کیا جاتا ہو یا مشقت سے حاصل کیا جاتا ہو تو نصف عشر (بیسواں حصہ) ہوگا ، اور اگر بغیر کسی خرچ اور مشقت سے حاصل کر کے کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہو تو پیداوار کا عشر (یعنی دسواں حصہ) ادا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم انفاق کو کسی مقدار اور نصاب کے ساتھ مقید نہیں فرمایا یعنی جتنی بھی فصل زمین سے حاصل ہو وہ کم ہو یا زیادہ اس سے عشر ادا کرو۔ اسی طرح احادیث مبارکہ بھی اس ضمن میں مطلق ہیں ان میں بھی کسی مقدار یا نصاب کا تعین نہیں کیا گیا بلکہ مطلق فرما دیا گیا ہے۔

چودھواں مسئلہ: موسم گرما اور نماز استسقاء (بارش طلب کرنا):

جب بارشیں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کی اپیل کرنے اور بارش کی صورت میں پانی طلب کرنے کے لئے شہر سے باہر کسی میدان میں جا کر نماز استسقاء ادا کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی ایسی صورت حال پیدا ہوئی تو آپ ﷺ نے بھی نماز استسقاء ادا فرمائی جیسا کہ حدیث میں ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى المُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

نبی کریم ﷺ عیدہ گاہ گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں دعائے استسقاء قبلہ رو ہو کر کی اور آپ ﷺ نے چادر بھی پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

صحيح البخاری:1012

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی دعا قبول کرتے ہوئے بادلوں کو بھیجا۔ اسی وقت بادل گرجنے لگے اور پھر اللہ کے حکم سے بارش برسنے لگی، ابھی آپ ﷺ راستے میں ہی تھے، مسجد نہیں پہنچے تھے کہ پانی کے نالے بہنے لگے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیز بارش کے بچاؤ کے لئے اپنے گھروں کی طرف تیز تیز بھاگنے لگے تو نبی کریم ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرانے لگے اور فرمایا:

أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

حسن۔سنن ابی داود:1173

پندرھواں مسئلہ: موسم گرما طوفان اور بارشیں:

○ آندھی اور طوفان: موسم گرما میں تیز آندھی اور طوفانی ہوائیں بھی بہت زیادہ چلتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جب تیز ہوا چلتی اور آسمان پر سیاہ بادل چھا جاتے تو آپ ﷺ بہت زیادہ پریشان ہو جاتے، اسی پریشانی میں آپ ﷺ کبھی گھر کے اندر آ جاتے اور کبھی باہر نکل جاتے۔ جب بارش برسنا شروع ہو جاتی تو تب آپ ﷺ کے چہرے سے پریشانی کے آثار ختم ہو جاتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ، إِذَا رَأَى الْمَطَرَ :رَحْمَةٌ

مجھے ڈر ہے کہ اس آندھی اور طوفان کی صورت میں میری امت پر کہیں عذاب نازل نہ ہوجائے، جب بارش برسنا شروع ہوجاتی تو آپ ﷺ فرماتے: یہ اللہ کی رحمت ہے۔

صحیح مسلم:899

○ جب تیز آندھی چلتی تو نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

(اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو خیر اس میں ہے اور جس خیر کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس ہوا کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جو شر اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

صحیح مسلم:899

○ پہلے پہل بارش میں نہانا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ، حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى

ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اسی دوران بارش شروع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے اپنے جسم مبارک سے کپڑا ہٹایا تاکہ بارش کا پانی جسم پر پڑے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ یہ اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والی نئی نئی نعمت ہے۔

صحیح مسلم:898

○ تیز بارش: اگر بارش اس قدر زیادہ ہوجائے کہ فصلوں، مکانوں، جانوروں یا دیگر اشیاء کا نقصان ہونا شروع ہوجائے تو ایسی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی دعا پڑھنی چاہیئے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

(اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالجِبَالِ وَالآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)

اے اللہ! اب اس بارش کو ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا، اے اللہ! اس بارش کو پہاڑوں پر، ٹیلوں پر، ندی نالوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہ (جنگلات) میں لے جا۔

صحیح البخاری:1013

اختتامیہ: دنیا کی گرمی کے ساتھ ساتھ آخرت کی گرمی کی فکر:

حضرات! یہ دنیا کی گرمی جسے ہم ایک لمحہ کے لیے برداشت نہیں کرسکتے، گرمی سے بچاؤ کے لیے ہزار ہر بے استعمال کر کے اپنے آپ کو گرمی سے محفوظ کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس آخرت کی گرمی کو بھی یاد رکھنا ہے جس میں سورج ہمارے انتہائی قریب ہوچکا ہوگا، لوگ اپنے گناہوں کے سبب کوئی پاؤں تک، کوئی ٹانگوں تک، کوئی پیٹ تک، کوئی سینے تک، کوئی

کندھوں تک تو کوئی پورے کا پورا ہی پسینے میں ڈوبا ہوگا اور پچاس ہزار سال کے دن میں صرف اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا وہاں پنکھے، ٹھنڈے کولر اور اے سی کام نہیں آئیں گے اس دن اگر ہمیں کوئی چیز گرمی سے بچا سکتی ہے تو وہ ہمارے نیک اعمال ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ قیامت کی گرمی سے بچاؤ کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے جائیں۔

❀❀❀❀❀

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی	حافظ عثمان بن خالد مرجالوی	حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی
03086222418	03036604440	03086222416